

13180- قرض کا معاہدہ لکھنا اور اس پر گواہی دینا

سوال

قرض کا لین دین کرنے میں صحیح طریقہ کیا ہے؟
جب میں کسی شخص کو قرض دوں اور اس پر کوئی گواہ نہ بناؤں تو کیا اس سے میں گنہگار ہوں گا؟

پسندیدہ جواب

قرض کا لین دین کرنے میں صحیح طریقہ وہی ہے جو اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے سورۃ البقرۃ کی آیت دین میں کیا ہے :

اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا فرمان ہے :

{اے ایمان والو! جب تم آپس میں ایک دوسرے سے میعاد مقررہ پر قرض کا معاملہ کرو تو اسے لکھ لیا کرو اور لکھنے والوں کو چاہیے کہ تمہارا آپس کا معاملہ عدل و انصاف سے لکھے، اور کاتب کو چاہیے کہ لکھنے سے انکار نہ کرے جیسے اللہ تعالیٰ نے اسے سکھایا ہے پس اسے بھی لکھ دینا چاہیے اور جس کے ذمہ حق ہو وہ لکھوائے اور اپنے اللہ تعالیٰ سے ڈرے جو اس کا رب ہے اور حق میں سے کچھ کمی نہ کرے۔

ہاں جس شخص کے ذمہ حق ہے وہ اگر نادان ہو یا کمزور ہو یا لکھوانے کی طاقت نہ رکھتا ہو تو اس کا ولی عدل کے ساتھ لکھوا دے اور اپنے میں سے دوسرا گواہ رکھ لو، اگر دوسرا نہ ہو تو ایک مرد اور دو عورتیں جنہیں تم گواہوں میں سے پسند کر لو، تاکہ ایک کی بھول چوک کو دوسری یاد دلادے، اور گواہوں کو چاہیے کہ جب انہیں بلایا جائے تو انکار نہ کریں اور قرض کو جس کی مدت مقرر ہے خواہ چھوٹا ہو یا بڑا لکھنے میں کاہلی و سستی نہ کرو۔

اللہ تعالیٰ کے نزدیک یہ بات بہت انصاف والی ہے اور گواہی کو بھی درست رکھنے والی اور شک و شبہ سے بھی زیادہ بچانے والی ہے، ہاں یہ اور بات ہے کہ وہ معاملہ نقد تجارت کی شکل میں ہو جو آپس میں تم لین دین کر رہے ہو تو تم پر اس کے نہ لکھنے میں کوئی حرج نہیں، خرید و فروخت کے وقت بھی گواہ مقرر کر لیا کرو، اور (یاد رکھو کہ) نہ تو لکھنے والے کو نقصان پہنچایا جائے اور نہ گواہ کو، اور اگر تم یہ کرو تو یہ تمہاری کھلی نافرمانی ہے، اللہ تعالیٰ سے ڈرو اللہ تعالیٰ تمہیں تعلیم رہا ہے اور اللہ تعالیٰ ہر چیز کو خوب جاننے والا ہے۔

اور اگر تم سفر میں ہو اور لکھنے والا نہ پاؤ تو رہن قبضہ میں رکھ لیا کرو، ہاں اگر آپس میں ایک دوسرے سے مطمئن ہو تو جیسے امانت دی گئی ہے وہ اسے ادا کر دے اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتا رہے جو اس کا رب ہے، اور گواہی کو نہ چھپاؤ اور جو اسے چھپالے وہ گنہگار دل والا ہے، اور جو کچھ تم کرتے ہو اسے اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے {البقرۃ (282-283)}۔

لہذا قرض کا لین دین کرنے میں صحیح طریقہ مندرجہ ذیل ہوگا :

1- قرض کی مدت مقرر کرنا، یعنی وہ مدت جس میں قرض کی واپسی ہوگی اسے مقرر کرنا چاہئے۔

2- قرض کی مدت اور قرض لکھنا۔

3- اگر قرض لکھنے والا شخص قرض لینے والے کے علاوہ ہے تو اس حالت میں قرض حاصل کرنے والا شخص لکھنے والے کو کتابت کے الفاظ خود لکھوائے گا یعنی املاء کروائے گا۔

4- اگر قرض لینے والے کسی بیماری یا کسی اور عذر کی بنا پر لکھوانے یعنی املاء کروانے کی استطاعت نہیں رکھتا تو اس کا ولی املاء لکھوائے گا۔

5- قرض پر گواہ بنانا، لہذا دو مرد یا پھر ایک مرد اور دو عورتیں گواہی دیں گے۔

6- قرض دینے والے کے لیے قرض کی توثیق کے لیے قرض لینے والے سے رہن کا مطالبہ کرنا جائز ہے جسے وہ اپنے قبضہ میں رکھے گا۔

اس رہن (گروی) کا فائدہ یہ ہوگا کہ جب قرض کی ادائیگی کا وقت آئے اور قرض لینے والا ادائیگی سے انکار کر دے تو رہن رکھی ہوئی چیز بیچ کر قرض کی رقم پوری کی جائے گی، پھر اگر اس کی قیمت سے کچھ رقم بچ جائے تو وہ مالک کو لوٹائی جائے۔

قرض کی توثیق ان تین طریقوں میں سے کسی ایک کے ساتھ ہوگی (لکھ کر، گواہ بنا کر، رہن رکھ کر) یہ مستحب اور افضل طریقہ ہے نہ کہ واجب، اور بعض علماء کرام تو قرض کی کتابت کرنے کو واجب قرار دیتے ہیں، لیکن اکثر علماء کرام اسے مستحب قرار دیتے ہیں اور رائج بھی یہی ہے کہ لکھنا مستحب ہے۔

دیکھیں: تفسیر القرطبی (383/3)۔

اس کی حکمت یہ ہے کہ: حقوق کی توثیق ہے تاکہ کثرت نسیان کی بنا پر حقوق ضائع نہ ہو جائیں، اور مغالطے پیدا نہ ہوں، اور ان خائن لوگوں سے بچنے کے لیے جو اللہ تعالیٰ کا ڈر اور تقویٰ اختیار نہیں کرتے اور خیانت کرنا شروع کر دیتے ہیں۔

لہذا جب قرض نہ تو لکھا جائے اور نہ ہی اس پر کوئی گواہ بنایا جائے اور نہ ہی کوئی چیز رہن رکھی جائے تو آپ اس سے گھنگار نہیں ہونگے، اور مندرجہ ذیل آیت بھی اسی پر دلالت کرتی ہے:

﴿ہاں اگر آپس میں ایک دوسرے سے مطمئن ہو تو جسے امانت دی گئی ہے وہ اسے ادا کر دے اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتا رہے جو اس کا رب ہے﴾۔

اور امانت اس حالت میں ہوگی جب قرض کو لکھنے یا گواہی یا رہن کے ساتھ توثیق نہ کی جائے، لیکن اس حالت میں اللہ تعالیٰ کا ڈر اور تقویٰ اور اس کے خوف کی ضرورت ہے، اسی لیے اللہ تعالیٰ نے اس حالت میں حکم دیا کہ جس پر حق ہو اسے اللہ تعالیٰ سے ڈرنا چاہیے اور امانت واپس کرنی چاہیے اس کا حکم دیتے ہوئے فرمایا:

﴿تو جسے امانت دی گئی ہے وہ اسے ادا کر دے اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتا رہے جو اس کا رب ہے﴾۔

دیکھیں: تفسیر السعدی صفحہ نمبر (168-172)۔

اور جب قرض نہ لکھا جائے اور بعد میں قرض لینے والا شخص ادائیگی سے انکار کر دے یا ادا کرنے میں حیل و حجت سے کام لے اور دیر کرے تو پھر قرض دینے والا اپنے آپ کو ہی ملامت کرے کسی اور کو نہیں کیونکہ اس نے خود ہی اپنے حق کو ضائع کیا ہے اور لکھا نہیں۔

اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے وارد ہے کہ جب قرض کو لکھا نہ جائے اور قرض لینے والا ادائیگی سے انکار کر دے یا اس میں حیل و حجت کرے تو قرض دینے والے کی اس کے خلاف کی گئی بددعا قبول نہیں ہوتی نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

(تین قسم کے اشخاص ہیں جو اللہ تعالیٰ کو پکارتے ہیں اور ان کی پکار قبول نہیں ہوتی۔۔۔ ان میں ایک شخص وہ ہے جس کا کسی دوسرے کے ذمہ مال ہو اور اس پر گواہ نہ بنایا گیا ہو) صحیح

الجامع حدیث نمبر (3075)۔

اور جو کوئی بھی ان تشریعات پر غور و فکر کرتا ہے وہ شریعت اسلامیہ کے کوکامل پاتا اور اسے علم ہوتا ہے کہ وہ مکمل ہے، اور اسے یہ معلوم ہوگا کہ شریعت اسلامیہ نے حقوق کی حفاظت کس طرح کی ہے اور انہیں ضائع ہونے سے محفوظ رکھا ہے، لہذا اللہ سبحانہ و تعالیٰ مال والے کو حکم دیتا ہے کہ وہ اپنے مال کی حفاظت کرے اور اسے ضائع ہونے سے بچائے چاہے وہ جتنا بھی کم مقدار میں ہو فرمان باری تعالیٰ ہے :

﴿اور قرض کو جس کی مدت مقرر ہے خواہ چھوٹا ہو یا بڑا لکھنے میں کاہلی اور سستی نہ کرو﴾۔

تو کیا کوئی شریعت ایسی ہے جس نے دین و دنیا کے مصالح اس طرح مکمل جمع کر دیا ہو جس طرح کہ شریعت اسلامیہ نے ان دونوں کے مابین جمع کیا ہے ؟!

اور کیا یہ ممکن ہے کہ کوئی ان تشریعات سے بھی زیادہ کامل لاسکے ؟!

اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے سچ فرمایا ہے کہ :

﴿یقین رکھنے والے لوگوں کے لیے اللہ تعالیٰ سے بہتر حکم اور فیصلے کرنے والا کون ہو سکتا ہے ؟﴾ المائدہ (50)۔

ہم اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ ہمیں وہ موت تک اپنے دین پر ثابت قدم رکھے۔

واللہ تعالیٰ اعلم، اللہ تعالیٰ ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اپنی رحمتیں نازل فرمائے۔

واللہ اعلم۔